IREGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱۷
یوم سہ شنبہ
۸ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۶ احسان ۱۳۳۸ ہش ۱۶ جون ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۴۱

ہماری قومی زندگی ابھی تک ان گہرے اور عمیق جذبات کی فراوانی سے محروم ہے جو اپنے ملک سے لوگوں کی وابستگی کو مضبوط و مستحکم بناتے ہیں

نظام تعلیم کو اس طور سے مرتب کرنا ضروری ہے کہ قومی آئیڈیالوجی کو زیادہ سے زیادہ فروغ مل سکے

تعلیم الاسلام کالج میں محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کا پُرمغز خطبہ اسناد

ربوہ ۱۵ جون ۔ کل صبح یہاں محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم ۔ اے (کینٹب) صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی نے تعلیم الاسلام کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ نظام تعلیم کو نئے خطوط پر اس طور سے مرتب کرنا ضروری ہے کہ قومی آئیڈیالوجی کو زیادہ سے زیادہ فروغ مل سکے ۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ تمام رخنے پُر ہوسکیں ، جو بعض عوامل کے تحت ہماری قومی زندگی میں پڑ چکے ہیں ۔ خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ ہماری قومی زندگی میں سب سے بڑا خلا یہ ہے کہ ہماری قومی زندگی ابھی تک حب الوطنی کے ان گہرے اور عمیق جذبات کی فراوانی سے محروم ہے ۔ جو اپنے ملک سے لوگوں کی وابستگی کو مضبوط و مستحکم بناتے ہیں ۔ اور انسان ان جذبات کی موجودگی میں اپنی قدیم تاریخ آثار و نشانات اور روایات پر فخر کرتا ہے ۔

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد کل صبح ۷ بجے کالج ہال میں کالج کے قائمقام پرنسپل مکرم میاں عطاء الرحمٰن صاحب ایم ایس سی کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ جس میں آپ نے تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے بی ۔ اے اور بی ۔ ایس سی کے امتحان منعقدہ ۱۹۵۸ء میں شریک ہو کر پاس ہونے والے طلبہ کو اسناد عطا کیں ۔ جلسہ تقسیم اسناد کے بعد محترم قاضی محمد اسلم صاحب کی زیر صدارت جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد عمل میں آیا ۔ جس میں محترم قاضی صاحب موصوف نے کالج کے ہونہار طلباء اور کھلاڑیوں میں ان کے حاصل کردہ انعامات تقسیم کئے ۔ (خطبہ اسناد کا مکمل اردو ترجمہ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل مری سے نخلہ پہنچنے کے بعد طبیعت کچھ دیر بے چین رہی مگر پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو گئی

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ

نخلہ ۱۵ جون بوقت ۶ بجے صبح ۔ کل صبح ½۶ بجے کے قریب حضور معہ خدام مری سے روانہ ہوئے راستہ میں دو جگہ آرام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے سوا دو بجے نخلہ پہونچ گئے ۔ راستہ میں سفر کی کوفت کی وجہ سے کچھ بے چینی ہو جاتی رہی ۔ مگر اس کے باوجود سفر خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح گزرا نخلہ پہونچ کر کچھ دیر حضور کی طبیعت بے چین رہی ۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو گئی ۔ رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آ گئی ۔

احباب کرام حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں :

خاکسار :۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ۔ بوقت ۶ بجے صبح ۔ نخلہ ۱۵ جون ۱۹۵۹ء

خدمت و فدائیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے احمدیت کے قابل فخر فرزند

محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ اور تدفین میں ربوہ اور دور و نزدیک کی جماعتوں کے ہزارہا احباب کی شرکت

ربوہ ۱۵ جون ۔ محترم جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ کراچی کی نعش کو کل مورخہ ۱۴ جون بروز ہفتہ مغرب کے بعد مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں نمناک آنکھوں اور محزون قلوب کے درمیان سپرد خاک کر دیا گیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ نماز جنازہ اور تدفین میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد ، صحابہ کرام ۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور اہل ربوہ کی بہت کثیر تعداد کے علاوہ دور و نزدیک کی جماعتوں کے احباب بکثرت شریک ہوئے :

جیسا کہ ضمیمہ الفضل مورخہ ۱۴ جون میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے قبل ازیں شائع ہو چکا ہے ، محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم نے کئی ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۱۳ جون ۱۹۵۹ء کو ½۲ بجے بعد دوپہر کراچی کے ام الحسن ہسپتال میں وفات پائی تھی ۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۷۰ سال تھی ۔ وفات کے بعد جنازہ ہسپتال سے آپ کی کوٹھی واقعہ ہاؤسنگ سوسائٹی لایا گیا ۔ جہاں غسل اور تجہیز و تکفین کے بعد پونے ۶ بجے شام کے قریب مولوی عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ جس میں جماعت کراچی کے احباب ہزارہا کی تعداد میں شریک ہوئے ۔ بعد ازاں اسی روز ۷ بجے شام جنازہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی سے ربوہ روانہ ہوا ۔ اور دوسرے روز یعنی ۱۴ جون کی شام کو ربوہ پہنچا ۔ آپ کے افراد خاندان کے علاوہ جماعت احمدیہ کراچی اور مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے نمائندے بھی احتراماً جنازے کے ساتھ تھے ۔ ان میں سے مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت کراچی تو بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے ہوتے ہوئے شام سے قبل ہی ربوہ پہونچ گئے تھے ۔ اور مکرم میجر شمیم احمد صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ کراچی اور مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے نمائندے مکرم مقبول محمود صاحب جنازے کے ہمراہ بذریعہ ٹرین ربوہ آئے ۔

یہاں ریلوے اسٹیشن پر ربوہ ، چنیوٹ احمد نگر ، لاہور ، سیالکوٹ ، ڈسکہ ، شیخوپورہ ، لائلپور اور بہت سی دیگر جماعتوں کے احباب ہزاروں کی تعداد میں پہلے سے موجود تھے ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد صحابہ کرام اور دیگر بزرگان سلسلہ کے

(باقی دیکھیے صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا :

تحریک جدید وہی قدیم تحریک ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری کی گئی تھی

اگر تم نے دیانتداری سے احمدیت کو قبول کیا ہے تو تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو

اگر تم ان مطالبات پر عمل کرو گے تو اپنے خدا کو راضی کر لو گے

مطالبات تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک اہم غیر مطبوعہ تقریر

فرمودہ ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ ایک غیر مطبوعہ تقریر ہے۔ جو حضور نے ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء کو تحریک جدید کے مطالبات کے سلسلہ میں قادیان میں فرمائی اور جس میں نہایت لطیف پیرایہ میں حضور نے دوستوں کو اس تحریک میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب ادارہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ توبہ کی ان آیات کی تلاوت فرمائی کہ

یاایھا الذین اٰمنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیٰوۃ الدنیا من الاٰخرۃ فما متاع الحیٰوۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم عذاباً الیماً ویستبدل قوماً غیرکم ولا تضروہ شیئاً واللہ علیٰ کل شیٔ قدیر (توبہ ع)

اس کے بعد فرمایا:۔

میں جماعت کے دوستوں کو ایک لمبے عرصہ سے بتاتا چلا آرہا ہوں۔ کہ

تحریک جدید کوئی نئی تحریک

نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہ قدیم تحریک ہے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری کی گئی تھی۔ انجیل کے محاورہ کے مطابق یہ ایک پرانی شراب ہے۔ جو نئے برتنوں میں پیش کی جا رہی ہے۔ مگر وہ شراب نہیں جو بدمست کر دے اور انسانی عقل پہ پردہ ڈال دے۔ بلکہ یہ وہ شراب ہے۔ جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ لا فیھا غول ولا ھم عنھا ینزفون (الصّٰفّٰت ع ۲) یعنے اس شراب کے پینے سے نہ تو سر دکھے گا اور نہ بکواس ہوگی۔ کیونکہ

اس کا سرچشمہ وہ الٰہی نور ہے

جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے ایسا نور جو اس سے قبل دنیا کو کبھی نہیں ملا تھا

کیسی نابینا ہیں وہ آنکھیں۔ کیسے کور ہیں وہ دل جو قرآن کریم۔ تورات اور دوسری مذہبی کتابیں دیکھتے ہیں۔ اور پھر انہیں قرآن کریم کی خوبی اور اس کی برتری نظر نہیں آتی۔ وہ حسن کا مجموعہ ہے۔ وہ جلوہ الٰہی کا آئینہ ہے۔ اس کے لفظ لفظ سے خدا تعالےٰ کی شان ٹپکتی۔ اور اس کے حرف حرف سے اللہ تعالےٰ کے وصال کی خوشبو آتی ہے۔ کونسی کتاب ہے جو اس کے مقابلہ میں ٹھہر سکتی ہے مگر افسوس کہ مسلمانوں میں سے بھی بعض ایسے لوگ ہیں جو اس کی آیات پر سے گزر جاتے ہیں اور ان کو اس کے معارف اور دقائق کی طرف کوئی توجہ پیدا نہیں ہوتی۔ وہ قرآن کریم سنتے ہیں۔ اور بعض دفعہ سبحان اللہ اور الحمد للہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ مگر جب وہ اپنی مجلسوں میں جاتے ہیں تو ٹھٹھا اور ہنسی اور تمسخر ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ اور ان کی زندگیاں بالکل ضائع چلی جاتی ہیں۔ وہ بھول جاتے ہیں۔ اس بات کو کہ خدا تعالےٰ نے ان کو کیوں پیدا کیا ہے۔ وہ بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ ان کے دنیا میں آنے کا کیا مقصد ہے۔ بہرحال

اسلام خدا تعالےٰ کا ایک نور ہے

جو دنیا میں ظاہر ہوا۔ مگر پھر ایک وقت آیا جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ایمان ثریا پر اٹھ گیا۔ اور اسلام کی تعلیم لوگوں نے پس پشت ڈال دی۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے ایک اور انسان کو دنیا میں بھیجا۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی جا پہنچے گا۔ تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ دنیا کی بہتری اور فائدہ کے لئے اسے پھر واپس لوٹا لیں گے۔ اور قرآن کریم نے بھی پیشگوئی کرتے ہوئے کہا تھا و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم

کہ اسلام کی خدمت کے لئے آخرین میں سے ایک جماعت کھڑی کی جائے گی۔ جس کے اندر بروزی رنگ میں پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کام کریں گے۔ جس طرح آپ نے اولین میں کام کیا۔ ان پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالےٰ نے اپنے مامور کو دنیا میں بھیجا۔ اور اسے کہا کہ جاؤ اور

قرآن کریم کے نور کو دنیا میں پھیلاؤ

جاؤ اور ہماری صداقت سے ساری دنیا کو روشناس کراؤ۔ وہ آیا اور اس نے خدا تعالےٰ کے نور کو دنیا میں قائم کیا۔ اور ایک ایسی جماعت اپنے انفاس قدسیہ سے اس نے تیار کر دی جو اس کی ہر آواز پر لبیک کہنا اپنی انتہائی سعادت سمجھتی ہے۔ اس جماعت پر پھر وہی ذمہ داریاں عائد ہو گئیں جو صحابہ پر عائد تھیں۔ اور اس سے بھی انہی کاموں کی توقع کی جانے لگی۔ جو صحابہ نے سرانجام دیئے تھے۔ چنانچہ پھر وہی قرآنی حسن دنیا میں ظاہر ہونے لگا۔ پھر وہی قرآن جو مذہبی کتابوں میں سب سے چھوٹی کتاب ہے۔ اور جسے بعض لوگوں نے اتنی چھوٹی تقطیع پر چھاپا ہے۔ کہ ایک مٹھی کے اندر دو قرآن شریف آجاتے ہیں۔

ساری دنیا کے علوم اور معارف کا خزینہ

نظر آنے لگا۔ میں ساری دنیا میں تو نہیں پھرا۔ مگر میرے نائب ساری دنیا میں پھرے ہیں۔ اور میں خود بھی قریباً نصف کرہ ارض میں پھرا ہوں۔ مگر قرآن کریم کے علوم کے مقابلہ میں میں نے دنیا کی کسی کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جو انسان کی روحانیت کے لئے ضروری ہو۔ اور قرآن کریم نے بیان نہ کی ہو۔ یہ نئی زندگی جو قرآن کریم کو بخشی گئی محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

بعثت سے حاصل ہوئی۔ اور یہ قدرتی بات ہے کہ جب دشمن پر انسان کا غلبہ ہونے لگے۔ تو وہ دوسرا اس کو تباہ کرنے کے لئے اپنی انتہائی طاقت صرف کرنے لگ جاتا ہے۔ جب تک قرآن کریم دشمن کو ہارا ہوا نظر آتا تھا۔ شیطان خوش تھا اور وہ کہتا تھا۔ کہ اس کتاب کا میں نے کیا مقابلہ کرنا ہے لیکن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ

اس کا نور دنیا میں پھیلانا شروع ہوا۔ تو اس نے مختلف رنگوں میں حملے کرنے شروع کر دیئے بیرونی بھی اور اندرونی بھی۔ کفار کے ذریعہ بھی اور منافقوں کے ذریعہ بھی یہ حملے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور ہوتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ کفر کی فوجیں کلی طور پر میدان مقابلہ میں شکست کھا جائیں گی۔ لیکن جب تک کفر میں جان ہے۔ اور اس کے جسم کے اندر سانس چلتی ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ وہ اطمینان اور چین سے بیٹھ سکے۔

پس یہ خیال کر لینا کہ ہماری جماعت کا کام آج یا کل یا پرسوں ختم ہو جائے گا۔ اور ہم اطمینان سے بیٹھ رہیں گے بالکل غلط ہے۔ یہ خیال کر لینا کہ فلاں قسم کے حملے اب بالکل نہیں ہوں گے۔ اگر ہوں گے تو اور قسم کے۔ بالکل غلط ہے۔ وہ ہر رنگ میں حملے کرے گا۔ اور ہر ہتھیار سے اسلام کی فوجوں کو شکست دینے کے لئے میدان میں اترے گا۔ اور ہماری جماعت میں وہی رہ سکے گا۔ جو ان تمام حملوں کا

مقابلہ کرنے کے لئے

ہمیشہ تیار رہے۔ اور کسی ایک لمحہ کے لئے بھی اطمینان کا سانس نہ لے۔ جو شخص اس اصل پر قائم نہیں وہ اگر آج احمدی ہے۔ تو بالکل ممکن ہے۔ کل مرتد ہو جائے

کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی شرط سے احمدیت میں داخل ہوا ہے تو وہ آخر دم تک احمدی رہ سکے۔

یہ الٰہی سلسلہ ہے

اور الٰہی سلسلوں میں ایسے لوگوں کا قیام بالکل ناممکن ہوا کرتا ہے۔ پس وہی لوگ احمدیت پر ثابت قدم رہیں گے جن کے ایمان بغیر کسی شرط کے ہوں۔ میں نے جو ابھی رکوع پڑھا ہے اس میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض۔ اے مومنو! تمہیں کیا ہوگیا کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اور

خدا تعالیٰ کے راستہ میں باہر نکلو

تو تم زمین کی طرف بوجھل ہو کر گر جاتے ہو۔ اور تمہارے لئے چلنا مشکل ہو جاتا ہے ارضیتم بالحیٰوۃ الدنیا من الاٰخرۃ، کیا تم اس ورلی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو۔ فما متاع الحیٰوۃ الدنیا فی الاٰخرۃ الا قلیل۔ یاد رکھو اس ورلی زندگی کا جو فائدہ ہے یہ آخرت کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ جب بھی دین کے لئے آواز اٹھائی جائے مومن کا فرض ہوتا ہے کہ وہ آگے آئے اور خدمت دین میں اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد، اپنی عزت، اپنی آبرو، اپنا آرام، اپنی آسائش، اپنی جائداد، اپنا وطن اور اپنی ہر چیز قربان کر دے۔ لیکن منافق یہ چاہتا ہے۔ کہ مومن قربانی نہ کریں اور جو کر رہے ہیں وہ بھی قربانی کے مقام سے پیچھے ہٹ آئیں۔ فرماتا ہے الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علیٰ کل شیء قدیر۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی آواز یا اس کے نمائندوں کی آواز پر کان نہیں دھرو گے اور تمہاری یہ حالت ہوگی کہ تمہیں کہا تو یہ جائے گا کہ

آؤ اور دین کی خدمت کے لئے اپنے آپکو پیش کرو

مگر تم آگے نہیں آؤ گے تو یاد رکھو خدا تعالیٰ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کریگا۔ و یستبدل قوما غیرکم اور خدا تعالیٰ تمہارے بدلے کوئی اور قوم کھڑی کر دے گا۔ ولا تضروہ شیئا اور تم خدا تعالیٰ کا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکو گے۔ بعض لوگ اسی بات پر حیرت میں آجایا کرتے ہیں کہ جماعت میں دو چار یا دس بیس منافق کیوں ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اس جگہ یہ فرماتا ہے کہ ہزار نہیں، دس ہزار نہیں، دس کروڑ بھی اگر مرتد ہو جائیں تو ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہو سکتی۔ واللہ علیٰ کل شیء قدیر۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ اگر کسی جماعت میں سے کچھ لوگ نکل جائیں گے تو اس جماعت کو نقصان پہنچ جائے گا۔ فرماتا ہے ہمیں کام سے غرض ہے تعداد سے نہیں۔ اگر نکمے اور ناکارہ وجود جماعت میں شامل ہیں تو وہ بیشک جماعت سے نکل جائیں۔ اور یاد رکھیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ پھر فرماتا ہے۔ الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا۔ فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروھا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا۔ واللہ عزیز حکیم۔ اگر تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد نہیں کرنا چاہتے تو تمہاری خدا تعالیٰ کو کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار خدا تعالیٰ نے اس کی اس وقت مدد کی تھی جب کہ وہ صرف اپنے ایک ساتھی کے ساتھ مکہ سے نکلا اور دشمن کے حملہ سے بچنے کیلئے

ایک غار میں پناہ گزین ہو گیا

اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا۔ جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم مت کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اس وقت تمہاری کونسی فوجیں تھیں جو اس کی مدد کر رہی تھیں۔ فانزل اللہ سکینتہ علیہ۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے خود اس پر اپنی سکینت اتاری وایدہ بجنود لم تروھا اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جس کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا اور اس نے ان روحانی لشکروں کے ذریعہ کفار کو اپنی تدبیروں میں نیچا دکھایا اور خدا اور اس کے رسول کا غلبہ ہوا۔ واللہ عزیز حکیم اور اللہ ہی ہمیشہ غالب رہا کرتا ہے۔ اور وہ بڑی حکمتوں والا ہے۔ پھر فرماتا ہے انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ۔ ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ اے مومنو! اگر تم اپنے ایمان میں پختہ ہو تو تم کمزور ہو تب بھی نکلو۔ طاقتور ہو تب بھی نکلو۔ مالدار ہو تب بھی نکلو۔ غریب ہو تب بھی نکلو۔ بوڑھے ہو تب بھی نکلو۔ جوان ہو تب بھی نکلو۔ تمہارے اوپر ذمہ داریاں ہوں تب بھی نکلو۔ تمہارے اوپر ذمہ داریاں نہ ہوں تب بھی نکلو۔ گھوڑوں پر سوار ہو تب بھی نکلو۔ پیدل ہو تب بھی نکلو۔ انفروا خفافا وثقالا۔ تم چاہے ہلکے ہو چاہے بھاری ہو

تمہارا فرض ہے

کہ دونوں صورتوں میں نکلو۔ وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ۔ اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ کیونکہ جو عظیم الشان کام تیرے سامنے ہے وہ معمولی قربانیوں سے سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک تم میں سے ہر شخص اپنی جان اور اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اس وقت تک یہ کام نہیں ہو سکتا۔

ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ تمہیں کیا پتہ کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ فرض کرو آج سے پچاس ساٹھ یا سو سال کے بعد تمہاری نسلوں نے اپنی قربانیوں کے بدلہ میں بادشاہت حاصل کرنی ہو تو کیا تمہارا فرض نہیں کہ دن رات قربانیاں کرتے چلے جاؤ۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے قدم اس میدان میں سست نہ ہونے دو۔]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ کسریٰ شاہِ ایران کا رومال اپنی جیب میں سے نکالا اور اس سے اپنی تھوک پونچھ لی۔ پھر کہنے لگے بخ بخ ابوہریرہ واہ واہ ابوہریرہ کبھی تجھے جوتیاں پڑا کرتی تھیں اور آج تو کسریٰ کے رومال میں تھوک رہا ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ آپ نے یہ کیا بات کہی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں

سننے کا اس قدر اشتیاق تھا کہ میں مسجد سے اٹھ کر کبھی باہر نہ جاتا۔ کہ ممکن ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں اور آپ میرے بعد کوئی ایسی بات کہہ جائیں جسے میں نہ سن سکوں۔ اور چونکہ میں اسی شوق میں ہر وقت مسجد میں پڑا رہتا تھا اس لئے کئی کئی دن کے فاقے ہو جاتے اور شدتِ ضعف کی وجہ سے مجھ پر غشی طاری ہو جاتی۔ لوگ یہ سمجھتے کہ مجھے مرگی پڑ رہی ہے۔ اور چونکہ عرب میں یہ دستور تھا کہ وہ مرگی والے کو جوتیاں مارا کرتے تھے اس لئے جب میں بے ہوش ہو جاتا تو لوگ میرے سر پر جوتیاں مارنی شروع کر دیتے۔ حالانکہ اس وقت بھوک کی شدت کی وجہ سے مجھے غشی ہوتی تھی اور کمزوری کے مارے میری آواز بھی نہیں نکل سکتی تھی۔ پھر انہوں نے واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ میں بھوک سے اتنا تنگ ہوا کہ مجھ سے برداشت نہ ہو سکا۔ اور میں اٹھ کر مسجد کے دروازہ پر آکر کھڑا ہو گیا کہ شاید میری شکل دیکھ کر ہی کوئی شخص سمجھ جائے کہ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے اور وہ مجھے کھانے کے لئے کچھ دیدے۔ اتنے میں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

وہاں سے گزرے اور میں نے اُن کے سامنے ایک آیت پڑھی جس میں غریبوں کی خبرگیری کرنے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے کا حکم ہے اور عرض کیا کہ اس کے ذرا معنے کر دیں انہوں نے اس آیت کے معنے کئے اور آگے چل دیئے۔ اس واقعہ کا ان کی طبیعت پر اتنا اثر تھا کہ باوجودیکہ جس زمانہ میں انہوں نے یہ بات سنائی اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی فوت ہو چکے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی فوت ہو چکے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔ پھر بھی وہ اس وقت غصہ سے کہنے لگے ہوں! گویا مجھے اس آیت کے معنے نہیں آتے تھے۔ اور حضرت ابوبکرؓ کو زیادہ آتے تھے۔ میں نے تو یہ آیت ان کے سامنے اسلئے پیش کی تھی کہ میری شکل دیکھ کر انہیں میری طرف توجہ پیدا ہو مگر انہوں نے معنے کئے اور آگے چل دیئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے اور ان کے سامنے بھی میں نے یہی آیت پیش کی انہوں نے بھی اسکے معنے کئے اور آگے چل پڑے۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ

پھر بڑے غصہ سے کہتے ہیں۔ ہوں! گویا مجھے اس آیت کے معنے نہیں آتے تھے اور حضرت عمرؓ زیادہ جانتے تھے۔ میں نے تو اسلئے آیت ان کے سامنے پیش کی تھی کہ وہ سمجھ جاتے کہ میں بھوکا ہوں۔ مگر وہ معنے کر کے آگے چل پڑے۔ اسی حالت میں میں حیران کھڑا تھا کہ پیچھے سے ایک نہایت محبت بھری آواز آئی کہ ابوہریرہ۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا معلوم ہوتا ہے تمہیں بھوک لگی ہے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ کی پیٹھ میں سے وہ چیز دیکھ لی جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ابوہریرہؓ کے منہ سے نہیں دیکھ سکے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ ادھر آؤ حضرت ابوہریرہؓ گئے تو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

دودھ کا ایک پیالہ لے کر باہر نکلے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں دودھ دیکھ کر میں بڑا

خوش ہوا۔ اور سمجھا کہ اب اکیلا ہی خوب سیر ہو کر پیوں گا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہ مسجد میں جاؤ اور اگر کوئی اور بھی بھوکا ہو تو اسے بلا لاؤ۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے دل میں کہا کہ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ مجھ اکیلے کو یہ تمام دودھ مل جائے گا۔ مگر اب تو اوروں کو بھی بلا لیا گیا ہے۔ نہ معلوم میرے لئے دودھ بچے یا نہ بچے۔ خیر میں مسجد میں گیا۔ تو وہاں چھ آدمی اور مل گئے۔ میں نے کہا اب مصیبت آئی۔ آگے تو یہ خیال تھا کہ اگر ایک آدمی ملا تو خیر آدھا دودھ وہ پی لے گا۔ آدھا میں پی لوں گا۔ مگر یہاں تو اکٹھے چھ مل گئے ہیں۔ یہ اگر پینے لگے تو میرے لئے کچھ بھی نہیں بچیگا مگر چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا۔ اس لئے میں ان کو ساتھ لے کر گیا اور کہا یا رسول اللہ یہ بھی میری طرح بھوکے بیٹھے ہیں۔ اس موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کیا عجیب سبق دیا۔ آپ نے فرمایا ابوہریرہ

یہ دودھ کا پیالہ لو

اور پہلے ان میں سے ایک کو پلاؤ۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے دل میں کہا بس اب میں مارا گیا۔ میرے لئے بھلا کیا بچے گا۔ چنانچہ پہلے ایک نے پینا شروع کیا اور پیتا چلا گیا۔ میں نے سمجھا شاید یہ شرافت کر کے کچھ دودھ چھوڑ دے۔ تو میرے پینے کے کام آ جائے۔ مگر جب وہ پی چکا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ دوسرے کو دے دیا۔ پھر تیسرے کو۔ پھر چوتھے پانچویں اور چھٹے کو۔ اور میں کانپتا چلا جاؤں کہ نہ معلوم میرے لئے بھی کچھ بچتا ہے یا نہیں آخر جب وہ سب پی چکے تو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھے پیالہ دیا۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ اسی طرح لبالب بھرا ہوا ہے جس طرح پہلے تھا۔ آخر میں نے دودھ پینا شروع کر دیا اور پیتا چلا گیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھر گیا۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ اب میں سیر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا نہیں اور پیو چنانچہ میں نے پھر پینا شروع کر دیا اور جب بہت پی چکا تو میں نے پھر کہا کہ یا رسول اللہ اب تو پیٹ بھر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں اور پیو۔ چنانچہ میں نے پھر پیا یہاں تک کہ مجھے یوں محسوس ہوا کہ میری انگلیوں کی پوروں میں سے بھی دودھ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ آخر میں نے کہا یا رسول اللہ اب تو میرے پیٹ میں کوئی گنجائش نہیں رہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے ہنس کر پیالہ مجھ سے لے لیا۔ اور خود بقیہ دودھ پی گئے۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ سبق دیا۔ کہ گو تم نے زبان سے سوال نہیں کیا۔ مگر چونکہ اپنی شکل سے تم نے دوسروں سے مانگا ہے اسلئے تمہیں سب کے بعد حصہ دیا جائے گا۔ یہ واقعہ سنا کر حضرت ابوہریرہؓ فرمانے لگے۔ یہ میری حالت تھی مگر آج میری کیا حالت ہے۔

آج یہ حالت ہے

کہ جس رومال میں میں نے تھوکا ہے۔ یہ کسریٰ شاہِ ایران کا رومال ہے اور وہ رومال بھی ایسا قیمتی ہے۔ کہ کسریٰ اسے ہر وقت اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا تھا۔ بلکہ اپنے سالانہ جشن کے موقعہ پر یہ رومال لیتا تھا مگر آج وہ اسقدر قیمتی رومال میرے ہاتھ میں ہے۔ اور میں کس بیدردی سے اس میں تھوک رہا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ جب میں نے اس میں تھوکا تو مجھے اپنی گذشتہ حالت یاد آ گئی۔ اور میں نے کہا بخٍ بخٍ ابوہریرہؓ آج تو تیری بڑی شان ہے۔ اب اگر ابوہریرہؓ کو ان قربانیوں کے وقت جو انہوں نے اسلام کے لئے ابتدائی زمانہ میں کیں۔ یہ معلوم ہوتا کہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں وہ ایک دن کسریٰ کے رومال میں تھوکیں گے۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ وہ ان قربانیوں سے بھی بڑھ کر اسلام کیلئے قربانیاں کرنے کے لئے آمادہ نہ ہو جاتے اگر ابوسفیان کو پتہ ہوتا کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے نتیجہ میں

اس کا لڑکا معاویہ ایک دن عرب کا بادشاہ بننے والا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بجائے مخالفت کرنے کے وہ تلوار لے کر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے لشکر کے آگے آگے چلتا۔ مگر وہ لڑ رہا تھا۔ صرف اسی لئے کہ اسے مستقبل کا علم نہیں تھا۔ اور وہ نہیں جانتا تھا کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ذالکم خیرٌ لکم ان کنتم تعلمون۔ اگر تم اپنے مستقبل سے آگاہ ہو جاؤ۔ اگر ہم وہ پردہ اٹھا دیں۔ جو اس وقت تمہاری آنکھوں پر پڑا ہوا ہے اگر تمہیں نظر آنے لگے۔ کہ تمہارے کالے کلوٹے بچے جن کی آنکھوں میں گید بھری ہوئی ہے۔ اور ناک ان کے بہہ رہے ہیں۔ کسی دن دنیا

کے بادشاہ بننے والے ہیں تو تم قربانیاں کر کے اپنے آپ کو ہلاک کر دو۔ مگر ہم تمہیں وہ بتاتے نہیں صرف اتنا بتا دیتے ہیں کہ

ان قربانیوں کا نتیجہ

تمہارے لئے بہت بہتر ہوگا اور اگر تمہیں اپنا مستقبل نظر آ جائے تو تم ان قربانیوں کو بالکل حقیر اور ذلیل سمجھو۔

پھر فرماتا ہے لو کان عرضاً قریباً وسفراً قاصداً لاتبعوک ولٰکن بعدت علیہم الشقۃ وسیحلفون باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم یہلکون انفسہم واللہ یعلم انہم لکاذبون۔ فرماتا ہے اے نبی تم سب مومن بن کر مگر چونکہ کام ذرا لمبا ہو گیا۔ اس لئے تمہارے قدم ڈگمگانے لگ گئے ہیں تم سمجھتے تھے کہ ادھر ہم نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور ادھر دس دن کے اندر ہی اندر ساری دنیا کے بادشاہ بن گئے یہاں

عرضاً کا لفظ

منافع کے معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی اگر ان کے منافع اور مطالب سہل الحصول ہوتے وسفراً قاصداً اور دین کی خدمت کا سفر چھوٹا ہوتا لاتبعوک تو وہ تیرے ساتھ چل پڑتے۔ یہاں اتبعوک کا لفظ ظاہری معنوں پر بھی مشتمل ہے اور باطنی معنوں پر بھی۔ یعنی اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اگر چھوٹا سفر ہوتا تو وہ تیرے ساتھ چل پڑتے اور

یہ بھی مطلب ہے

کہ اگر تیرے راستہ میں مشکلات نہ ہوتیں اور انہیں کسی قسم کی قربانیاں نہ کرنی پڑتیں تو وہ آسانی سے تیرے ساتھ شامل ہو جاتے۔ مگر چونکہ تیرا راستہ کٹھن اور سخت دشوار ہے۔ اس لئے وہ تیرے ساتھ چلنے کے لئے آمادہ نہیں۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ "مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو جدا ہونے والے ہیں وہ جدا ہو جائیں اور مجھے میرے خدا پر چھوڑ دیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر تم سنتے

دیانتداری سے احمدیت کو قبول کیا ہے۔

اگر تم یقین رکھتے ہو

کہ سلسلہ احمدیہ سچا ہے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں خدا تعالےٰ کی پیروی ہے۔ اور مسیح موعود کی پیروی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے۔ تو اے مردو! اور عورتو! تم تحریک جدید کے اغراض اور مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو اور انصار اللہ بن جاؤ۔ مجھے تم سے کوئی غرض نہیں۔ اگر تم میرے ان مطالبات پر عمل کرو گے تو اپنے خدا کو اپنے اوپر راضی کر لو گے۔ اور اگر تم ان مطالبات پر عمل نہیں کرو گے تو اپنے خدا کو اپنے اوپر ناراض کر لو گے ؛

درخواستہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ بشریٰ بیگم تقریباً پندرہ دن سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (بشارت احمد ٹیچر ہائی سکول عارف والہ ضلع منٹگمری)

(۲) میرا تایا زاد بھائی محمد صدیق (ابن چوہدری محمد شریف صاحب) بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے حالت تشویشناک ہے۔ بزرگانِ کرام و احباب سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (خالدہ پروین بنت چوہدری نذیر احمد صاحب ...)

(۳) اللہ تعالےٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں سے خاکسار کی اہلیہ کو کافی آرام ہے۔ لیکن صحت کاملہ کے لئے ابھی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ احباب جماعت دعاؤں میں یاد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (عبد الرحمن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

ایک اہم اسلامی عبادت — حج

از مکرم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی

(۲)

طواف ایک قدیم رسم تھی۔ جو قربانی دینے کی علامت کے طور پر پائی جاتی تھی۔ ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ لوگ بیماروں کے گرد طواف کرتے تھے اور اس کا مطلب یہ ہوتا تھا۔ کہ مریض بچ جائے اور اس کی بیماری طواف کرنے والوں کو لگ جائے۔ اسی طرح اس طواف میں بھی یہ حکمت ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں۔ جو اس مبارک جگہ کی عظمت اور خدا تعالے کی عبادت کو قائم رکھنے کے لئے اپنی جانیں قربان کرتے رہیں۔

حجر اسود کو بھی چومنے کا مقصد یہ نہیں کہ اس میں کسی حاجت روائی کی طاقت ہے یا وہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ بلکہ اسے اس لئے چوما جاتا ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس وجود کی یادگار ہے۔ ان کے مقدس ہاتھوں کا رکھا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے۔ اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے۔ اور ایسا حکم اسلئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس گھر کے گرد گھومتے ہیں ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں۔ اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو دور کر دیتا ہے۔ اور جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے اور روح اسوقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور اسکے روحانی آستانہ کو چومتا ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں" (چشمہ معرفت صفحہ ۹۲)

حجر اسود کے علاوہ رکن یمانی (بیت اللہ شریف کا جنوب مغربی کونہ) کو بھی ہاتھ لگانا اور بوسہ دینا سنت ہے اور طواف میں حطیم (بیت اللہ شریف کا شمالی جانب کا وہ حصہ جو نصف دائرہ کی شکل میں موجودہ عمارت سے نکلا ہوا ہے) کا حصہ بھی شامل ہے اس طواف کو طواف قدوم کا نام دیا گیا ہے۔

طواف سے فارغ ہو نے کے بعد محرم مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ اگر وہاں جگہ نہ ملے۔ تو جہاں مناسب ہو۔ نفل پڑھ لے۔ مقام ابراہیم بیت اللہ شریف کی مشرقی جانب ایک جگہ ہے۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے وقت تک قیام فرمایا اور وہاں عبادتیں اور ذکر الٰہی کرتے رہے۔

اس کے بعد صفا اور مروہ دو پہاڑوں کے درمیان سعی کرے۔ پہلے صفا پہاڑی پر چڑھے اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے دعا کرے پھر مروہ پہونچکر بھی اسی طرح دعا کرے۔ اسی طرح سات چکر لگائے۔ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان چکر لگانا حضرت ہاجرہ کی یادگار ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جب پیاس کی وجہ سے بلکنے لگے۔ تو ان کی تکلیف دیکھکر حضرت ہاجرہ گھبرا گئیں۔ اور پانی کی تلاش میں انہوں نے دونو پہاڑیوں پر دوڑ دوڑ کر سات چکر لگائے۔ حج کے دوران ان دو پہاڑیوں پر سعی کرنا اس بات کا اقرار ہوتا ہے۔ کہ آج بھی ہم خدا تعالے کی خاطر اپنے عزیزوں اور وطن کو چھوڑنے کے لئے ہر دم تیار ہیں۔ اور حضرت ہاجرہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر ممکن قربانی کرنے میں دریغ نہیں کریں گے۔

آٹھویں ذی الحجہ کو محرم منیٰ کے مقام پر جا کر اس دن کی نماز ظہر سے کر دوسرے دن کی نماز صبح تک وہاں قیام کرے۔ منیٰ مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر مشرقی جانب عرفات کے راستہ پر ایک میدان ہے۔ جو اب بستی کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد محرم عرفات کے میدان میں جائے عرفات مکہ سے شمال مشرق کی طرف طائف کے راستہ میں تقریباً ۹ میل اور منیٰ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس میدان میں پہنچے بغیر حج نہیں ہوتا۔ جو شخص دسویں ذوالحجہ کی صبح ہونے تک اس میدان میں پہونچ جائے اس کا حج ہو جاتا ہے۔ عرفات سوائے عرفہ وادی کے سب کا سب قیام کی جگہ ہے۔ عرفات میں پہونچ کر دعا، تسبیح، استغفار، درود شریف اور ذکر الٰہی بکثرت کرے۔ نماز ظہر و عصر مسجد نمرہ میں ادا کرے اسکے بعد جبل رحمت کے پاس جا کر خاص طور پر دعاؤں میں مشغول ہو کہ یہ وقت دعاؤں کی قبولیت کا ہوتا ہے — نویں ذوالحجہ کی شام تک یعنی سورج ڈوبنے تک عرفات میں رہے۔ غروب آفتاب کے بعد وہاں سے چل پڑے۔ نماز مغرب بھی وہیں پڑھنی چاہیئے۔

عرفات سے چل کر محرم مزدلفہ آئے مزدلفہ عرفات اور منیٰ کے درمیان ایک میدان ہے۔ جو عرفات سے تین میل اور خانہ کعبہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں پہونچکر مغرب اور عشاء کی دونو نمازیں جمع کر کے پڑھے۔ رات عبادت اور ذکر الٰہی میں گذارے۔ صبح کی نماز ذرا سویرے پڑھ کر مشعر حرام کے پاس پہونچے (مشعر حرام ایک پہاڑی کا نام ہے) اور اللہ تعالے کے ذکر اور دعاؤں میں مشغول ہو۔ مزدلفہ سارے کا سارا وادی محسر کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

جب صبح اچھی روشن ہو جائے۔ اور سورج نکلنے کے قریب ہو تو محرم منیٰ پہونچ جائے۔ جو وہاں سے مغرب کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں منیٰ میں تین ٹیلے ہیں۔ ان کو جمرات کہتے ہیں۔ ان تینوں ٹیلوں پر کنکریاں مارے پہلے دن دوپہر سے قبل یعنی دسویں ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ جو سب سے آخری ہے۔ سات کنکریاں مارے دوپہر سے اور تیرے دن سورج ڈھلنے کے بعد تینوں کو سات سات کنکریاں مارنے کا حکم ہے۔ کنکریاں مارتے وقت نشیب میں جنوب کی طرف کھڑا ہو۔ اور منہ شمال کی طرف کر کے چھوٹی سی کنکری انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کر مارے۔ اور ہر کنکری پھینکتے وقت اللہ اکبر کہے۔ کنکریاں مارنے کے کام پر تلبیہ ختم ہو جاتا ہے کنکریاں مارنا تصویری زبان میں اسبات کا اقرار ہے کہ اگر قربانی کے عہد کو جو حاجی حج کے دوران عملی رنگ میں کر رہے ہوتے ہیں۔ پورا کرنے میں شیطان نے روک ڈالی تو وہ اسے اپنی قوت ارادی اور ایمانی جوش سے اس طرح دھتکار دیں گے جس طرح وہ ان جگہوں پر پتھراؤ کر رہے ہیں بعض روایات کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان تینوں جگہوں پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی سے شیطان نے روکنا

(باقی صفحہ پر)

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی — ربوہ

میں لاہور میں تھا کہ مجھے عزیز شیخ مبارک احمد صاحب کی تار سے حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی وفات کی اطلاع ملی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خان صاحب موصوف گو صحابی نہیں تھے۔ مگر بڑی خوبیوں کے مالک اور اول درجہ کے مخلصین میں سے تھے اور تنظیم کا غیر معمولی مادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ وہ قادیان آنے سے قبل فیروزپور اور راولپنڈی کی جماعتوں میں بہت کامیاب امیر جماعت رہے۔ پنشن پانے کے معاً بعد انہوں نے اپنے آپ کو خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر دیا اور پھر آخر تک یعنی جب بیماری سے بالکل مجبور ہو گئے۔ سلسلہ کی مخلصانہ خدمت میں مصروف رہے۔ شروع میں خانصاحب نے لنڈن میں اسلام اور احمدیت کے کامیاب مبلغ کی حیثیت میں کام کیا اور اس کے بعد واپسی پر مرکز سلسلہ میں ایک کامیاب ناظر رہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وفات سے چند روز قبل بھی جب کہ ان کی عمر پچاسی سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ ان کی خواہش تھی کہ خدا مجھے صحت دے تو پھر خدمت سلسلہ کی سعادت پاؤں — خان صاحب مرحوم نمازوں کے بہت پابند اور دعاؤں اور وقف میں خاص شغف رکھتے تھے۔ ایسے بزرگ جماعت کے لئے بہت بابرکت وجود ہوتے ہیں۔ اسی لئے نماز جنازہ میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اللّٰھم لا تحرمنا اجرہ۔

خانصاحب کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر بدر الدین صاحب حال بورنیو بھی نہایت مخلص اور فدائی نوجوانوں میں سے ہیں۔ اسی طرح ان کے دو دوسرے صاحبزادے محبوب عالم صاحب خالد ایم اے اور شیخ مبارک احمد صاحب بی اے بھی سلسلہ کی مخلصانہ خدمت میں مصروف ہیں۔ خان صاحب کے ایک پوتے نصیر الدین صاحب پسر ڈاکٹر بدر الدین صاحب اس وقت افریقہ میں مبلغ ہیں۔ اور خانصاحب کے ایک نواسے شیخ خورشید احمد صاحب الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر ہیں۔ خدا تعالے خانصاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کے جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ خانصاحب کی موجودہ اہلیہ حضرت بھائی چوہدری عبدالرحیم صاحب کی بڑی صاحبزادی ہیں۔ حضرت بھائی صاحب سکھ سے مسلمان ہوتے تھے۔ جس کے بعد وہ علم دین سیکھ کر نہ صرف ایک عالم دین بن گئے بلکہ صاحب کشف و الہام کے درجہ کو پہنچے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد — ربوہ ۵۹/۶/۱۳

نوٹ :۔ چوہدری عبداللہ خانصاحب کے متعلق خاکسار کا تعزیتی نوٹ کل کے ضمیمہ میں چھپ چکا ہے۔

خیرپور و حیدرآباد ڈویژن کے معلّمین وقفِ جدید کا دوسرا اجتماع

مؤرخہ ۲۴/۵/۵۹ صبح نو بجے خیرپور و حیدرآباد ڈویژن کے معلّمین وقفِ جدید کا دوسرا اجتماع زیر صدارت مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب انسپکٹر وقفِ جدید نے اجتماع کا افتتاح کردیا اور اجتماع کی غرض و غایت بتائی بعد ازاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام شائع شدہ از اخبار الفضل پڑھ کر سنایا گیا۔ اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی اور ایک بکرا بھی صدقہ دیا گیا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے اس موقعہ کے لئے ایک پیغام بھجوایا تھا وہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد معلّمین نے اپنی اپنی کارگذاری کی رپورٹیں پیش کیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

خیرپور حیدرآباد ڈویژن کے ۱۳ معلّمین نے دوران سال میں خدمتِ خلق اور تعلیم و تربیت کے لئے ہزاروں میل کا سفر کیا۔ سات سو افراد کا مفت علاج کیا گیا۔ تعلیم و تربیت کے لئے ۳۰۰۰ صفحات پر مشتمل لٹریچر سندھی زبان میں شائع کر کے مفت تقسیم کیا۔ ایک سو کے قریب بچے بچیوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھایا گیا۔ اسی طرح پہلی سے پانچویں جماعت کے لڑکے لڑکیوں کو تعلیم اسلام سے روشناس کرایا گیا۔ سینکڑوں افراد کو نماز اور اس کا ترجمہ نیز دیگر دینی مسائل یاد کرائے گئے۔

اور اس طرح دوران سال میں سات ہزار افراد کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا جس کے نتیجہ میں ۱۷۴ افراد داخل سلسلہ ہوئے بعد ازاں آئندہ سال میں کام کو تیز تر بنانے کے لئے تجاویز پر غور کیا گیا۔ ان تجاویز میں سے سب سے زیادہ توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی کہ تمام معلّمین کو بیماروں کی ابتدائی امداد اور علاج و معالجہ کے طریق سیکھنے پر زور دینا چاہیئے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد کی خدمت کی جا سکے۔ نیز یہ کہ ماہوار لٹریچر لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے شائع کیا جانا چاہیئے۔

آئندہ سال کا پروگرام طے کرنے کے بعد مکرم صدر صاحب حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس نے صدارتی تقریر فرمائی اور وقفِ جدید کے کام کی بہت تعریف کی اور خاص طور پر اس تجویز کو سراہا کہ ہمارے معلّمین کو خدمتِ خلق کے لئے علاج معالجہ کے طریق کا سیکھنا ضروری ہے۔

اس اجتماع کے لئے تمام معلّمین کی رہائش اور خوراک کا انتظام مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی نے سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام جو آپ نے اس موقعہ کے لئے بھجوایا تھا درج ذیل ہے:۔

"مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ باندھی صوبہ سندھ میں جملہ معلّمین کا ۲۴ ماہ مئی کو اجتماع منعقد ہو رہا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو اسلام اور احمدیت کے لئے اور صوبہ سندھ کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ ہمارے معلّمین کو تین باتوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے

(۱) ایک تو یہ کہ وہ ہمیشہ اپنے علم کو بڑھاتے رہیں جیسا کہ قرآنی دعا رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا میں اشارہ ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ وہ اصلاح و ارشاد کے کام میں اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کے زرّیں ارشاد کو مدنظر رکھیں اور ناواجب نوک جھوک سے احتراز کریں اور ہمیشہ محبت اور نصیحت اور حکمت کا انداز اختیار کریں۔

(۳) اور تیسرے یہ کہ وہ اسلام اور احمدیت کا بہترین نمونہ بنیں جیسا کہ قرآن نے ہمارے پاک رسول کی شان میں فرمایا ہے کہ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی رضا کے ماتحت بہترین خدمت کی توفیق دے۔ فقط والسلام"

مرزا بشیر احمد ربوہ مؤرخہ ۱۸/۵/۵۹

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور معلّمین اور دوسرے کارکنوں کے کام میں برکت دے۔ آمین

(انچارج دفتر وقفِ جدید ربوہ)

زمیندار احباب توجہ فرمائیں

بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے جو لائحہ عمل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۵۲ء میں پیش فرمایا تھا اس کے مطابق زمیندار احباب کے لئے حسب ذیل شرح مقرر کی گئی تھی

چھوٹے زمینداروں کے لئے جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

بڑے زمینداروں کے لئے جن کے پاس دس ایکڑ یا اس سے زائد زمین ہو وہ دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

مزارعین کے لئے۔ جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہے۔ دو پیسے فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

بیرونی ممالک خصوصاً یورپ میں مسجد بھی مبلغ کا کام دیتی ہے۔ کیونکہ مسجد کو دیکھ کر غیر مذاہب کے افراد کو توجہ پیدا ہوتی ہے کہ مسجد کی تعمیر کی غرض معلوم کریں اور پھر اسی طرح تحریک پیدا ہونے سے بہت سی سعید روحوں کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے

پس تمام احمدی زمینداروں اور مزارعین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے مندرجہ بالا شرح کے مطابق باقاعدگی کے ساتھ ممالک بیرون میں مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ ادا کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرما کر اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

ولادت

(۱) عزیزم سجاد احمد خان کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو والدین اور خاندان کے لئے باعث فخر بنائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ صالح اور لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

(مظفر علی ۹ شمس آباد کالونی ملتان)

نوٹ:۔ اس خوشی میں مکرم مظفر علی خانصاحب نے مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینجر الفضل)

(۲) مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ کے ہاں بتاریخ ۶/۶/۵۹ بروز ہفتہ بوقت دو بجے بعد دوپہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین (رائے شمشیر خان جوئیہ کارکن دفتر اصلاح و ارشاد)

اعانت الفضل

محترمہ امۃ الرشید بنت مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب غلہ منڈی ربوہ نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۷۱۳ نمبر حاصل کر کے بورڈ سے وظیفہ حاصل کیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ آئندہ ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ اس خوشی میں محترمہ بیگم صاحبہ حکیم فضل الٰہی صاحب غلہ منڈی نے پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ (مینجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے دادا جان چوہدری بدرالدین صاحب ننگلی حال چک نمبر ۹۶ گ۔ب ضلع لائلپور کو چند دنوں سے بائیں ٹانگ اور بائیں بازو پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مجید احمد کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

(۲) میرے لڑکے لطیف احمد قریشی نے امسال منفرڈ ایئر ایم۔بی۔بی۔ایس کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس بچے کو کامیابی عطا کرے

(منظور احمد قریشی ٹائپسٹ کوارٹر بیوک نسبت روڈ۔ لاہور)

(۳) عزیزی ڈاکٹر محمد طارق خان بی۔ڈی۔ایس کے فائنل امتحان میں یونیورسٹی میں سیکنڈ آئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مزید دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

نیز ان کے چھوٹے بھائی عزیزی محمد زبیر خان نے بی۔ایس۔سی (میڈیکل) کا امتحان دیا ہوا ہے۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد یعقوب خان سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز از جڑانوالہ ضلع لائلپور)

سندھ یونیورسٹی کو اعلیٰ درس گاہ بنانے کے منصوبے

حیدر آباد ۱۳ر جون۔ ڈاکٹر رضی الدین صدیقی نے جنہیں حال ہی میں سندھ یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا۔ پچھلے دنوں یہاں بتایا کہ یونیورسٹی کے حکام نے یونیورسٹی کو صحیح معنوں میں ایک اعلیٰ درس گاہ بنانے کے لئے جامع منصوبے مرتب کئے ہیں۔

مقامی مرکنٹ ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یونیورسٹی کو اعلیٰ علمی صلاحیتوں سے متصف عملہ مہیا کرنے اور جدید ترین تعلیمی سامان سے لیس کرنے کا کام پہلے ہی شروع ہو چکا ہے۔ وائس چانسلر نے بتایا کہ یونیورسٹی میں سندھی زبان اور ادب کو اس کا مناسب مقام دیا جائے گا۔ اور اسی مقصد کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سندھی کے شعبہ کو ایک علیحدہ باختیار شعبہ کے طور پر قائم رکھا جائے۔ اس کا ایک الگ ہمہ وقت سربراہ ہوگا۔ جس کے ماتحت کافی عملہ کام کرے گا تاکہ آرٹس اور پوسٹ گریجویٹ تدریس اور ریسرچ کا کام خاطر خواہ طریق پر سرانجام پاتا رہے۔ آپ نے یونیورسٹی کے آئندہ ترقیاتی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بعض شعبوں میں سائنس ... پیدا نہیں۔

برقی مشینوں کے مختلف استعمال

دفتروں۔ ڈاکخانوں اور ہوائی جہازوں کے کام میں حیرت انگیز انقلاب

دنیا بھر میں بجلی کے بتدریج بڑھتے ہوئے استعمال سے الیکٹرانک مشینوں کی تعداد و اقسام میں ناقابل ذکر توسیع ممکن ہوئی ہے۔ یہ مشینیں ایسے مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہیں جن کے بارے میں صرف چند برس پہلے خواب بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا

الیکٹرانک مشینیں عموماً ایسی مشینیں ہیں جن کے کام کا دارومدار ویکیوم ٹیوبوں یا ٹرانزسٹروں پر ہے۔ یہ دونوں برقی رو میں اضافہ کرتی ہیں۔ جس الیکٹرانک مشین کا سب سے پہلے وسیع تر استعمال ہوا تھا وہ تھا ریڈیو سیٹ اور آج بھی تمام الیکٹرانک مشینوں میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن سیٹ کا نہایت وسیع پیمانے پر استعمال ہوتا ہے

لیکن آج کے سائنسدان الیکٹرانک مشینوں سے اس حد تک نئے نئے کام لے رہے ہیں کہ اب یہ خیال کرنا ممکن ہی نہیں رہا کہ الیکٹرانک مشینیں ریڈیو یا ٹیلی ویژن یا کسی دوسرے ایسے ہی دو شعبوں تک محدود ... ہی۔

اب امریکی ڈاک کے شعبے میں ایک غیر معمولی نئی الیکٹرانک مشین۔ ایک لیٹر سارٹر (چٹھیاں چھانٹ کر الگ کرنے کی مشین) استعمال میں لائی جا رہی ہے یہ مشین ایک گھنٹے میں اٹھارہ ہزار خطوط چھانٹ کر الگ کرتی ہے۔ یہ مشین خود بخود ڈاک کے بڑے بڑے انباروں میں سے چٹھیوں کو چھانٹتی ہے اور انہیں اس طرح ترتیب دیتی ہے کہ لفافوں پر لکھے ہوئے پتے پڑھے جا سکیں۔ تب اپریٹر (مشین چلانے والا) پتے کے اختصار کو لفافے کی پشت پر ٹائپ کرتا ہے۔ اس کے بعد مشین سارا کام انجام دیتی ہے۔ ایک برقی مشینی آنکھ ایک پتے کا مقام دیکھتی ہے اور خط کو سیکنڈ کے دسویں حصے میں ٹھیک اس کی جگہ رکھ دیتی ہے۔

رابطہ مشینیں

کچھ عرصے سے ٹائپ کی خودکار مشینیں کافی استعمال ہی آ رہی ہیں۔ لیکن بلاشبہ کسی کو پہلے طبع زاد خط لکھنا پڑتا ہے یہ مشین تو محض نقل کرتی ہے۔ تاہم ایک ایسی الیکٹرانک مشین تیار کی گئی ہے جو اتنی ہی ہوشیاری سے کام کرتی ہے۔ جتنی ہوشیاری سے خط لکھنے والا کوئی انسان۔

جوں جوں ہوائی جہاز کی ساخت زیادہ سے زیادہ پیچیدہ ہوتی جا رہی ہے۔ آلات کے تختے پر زیادہ سے زیادہ پیمانے اور ڈائل لگائے جا رہے ہیں جن کا مطالعہ ایک ہواباز کے لئے ضروری ہے۔ ہواباز کے کام کو آسان تر بنانے کے لئے متعدد مشینوں پر تجربے کئے گئے ہیں چنانچہ امریکی بحریہ نے ایک نئی مشین تیار کی ہے جو آسمان میں راستہ دکھانے والی مشین کہلاتی ہے۔ یہ درحقیقت حساب کرنے والی ایک الیکٹرانک مشین ہے۔

جب ہواباز چند بنیادی معلومات تحریری صورت میں مشین میں ڈالتا ہے تو یہ ان معلومات کو دوسری معلومات میں شامل کر لیتی ہے جو ڈائل اور پیمانے خود فراہم کرتے ہیں۔ تب یہ مشین ہواباز کو ٹیلی ویژن کے پردے پر راستہ دکھاتی ہے جو ہوا سے بچاؤ کرنے والی مشین میں لگا ہوتا ہے۔ جب تک ہواباز اس راستے پر چلتا ہے وہ قطعاً محفوظ رہتا ہے۔

برقی دماغ

ایک اور قابل ذکر الیکٹرانک مشین جس کا استعمال نیویارک شہر میں ہو رہا ہے وہ ہے ایک نہایت تیز رفتار برقی دماغ جو تنخواہوں کے متعلق حساب کرنے میں اتنی پھرتی سے کام لیتی ہے جو انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ یہ ایک بہت بڑی مشین ہے جو شہر کے ۹۰۰۰۰ ملازموں کی تنخواہوں کے حساب کتاب اور ان کی پڑتال کا اندراج کرتی ہے۔

یہ مشین ہر ملازم کی کل تنخواہ اور انکم ٹیکس سماجی سلامتی۔ پنشنوں میں ملازم کے حصے کی رقم اور دیگر اخراجات کے لئے وضع کی جانے والی رقم کا حساب کرتی ہے۔

اب بینک اپنے حساب کتاب رکھنے کے لئے مختلف قسم کی الیکٹرانک مشینوں پر زیادہ سے زیادہ انحصار رکھ رہے ہیں۔ مثال کے طور پر امریکہ کی دی نیشنل کیش رجسٹر کمپنی نے دو ہزار سے زیادہ ایسی مشینیں مہیا کی ہیں۔ اور بروگھس کارپوریشن کو اسی قسم کی ۲ ہزار مشینوں کے آرڈر موصول ہو چکے ہیں

اس کے علاوہ امریکہ میں چونگی اور محصول کا حساب کتاب رکھنے کے لئے بھی الیکٹرانک مشینوں سے کام لیا جانے لگا ہے۔

اب امریکہ میں ایک اور الیکٹرانک مشین وسیع تر استعمال میں آنے لگی ہے جو پڑھنے اور گننے کی صلاحیت رکھتی ہے اس کا نام ہے الیکٹرانک منی چینجر (سکے کا تبادلہ کرنے والی برقی مشین) یہ مال بیچنے والی . . . . مشینوں کے سلسلے میں استعمال ہو رہی ہے جن سے حالیہ برسوں میں مختلف قسم کی چیزیں۔ شربت اگرم کافی۔ ٹھنڈا دودھ، ہوائی اڈوں پر بیمہ زندگی کی پالیسیوں اور اور ایسی ہی چیزوں کی فروخت کے لئے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ مشینیں آپ کا فوٹو لے سکتی ہیں یا آپ کی آواز کو ریکارڈ کر سکتی ہیں۔ تاہم مال فروخت کرنے والی مشینیں ایک اہم پابندی کے تحت کام کرتی ہیں۔ وہ صرف دھات کے سکوں کو قبول کر سکتی ہیں اس کا مطلب ہے کہ گاہک کے پاس ٹھیک تعداد میں ضروری سکے ہونا چاہیئے

یہ بہت سی جدتوں کی چند مثالیں ہیں۔ جو الیکٹرانک مشینوں کے ذریعہ رائج کی جا رہی ہیں۔ یہ شعبہ بہت وسیع ہے اور ہم توقع کر سکتے ہیں کہ آنے والے برسوں میں بہت سی اعلیٰ قسم کی الیکٹرانک مشینیں ظہور میں آئیں گی۔

محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب کی نماز جنازہ اور تدفین

(بقیہ صفحہ اول)

علاوہ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی، محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب، محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ، محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، محترم چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، اور محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ بھی اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ اسٹیشن سے جنازہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ کی کوٹھی لیجایا گیا۔

بعد ازاں نماز مغرب کے بعد ساڑھے آٹھ بجے کے قریب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے مکان کے سامنے والے میدان میں نماز جنازہ ادا کی گئی جو خود حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی جس میں دور و نزدیک کے ہزارہا احباب شریک ہوئے حضرت میاں صاحب موصوف نے جنازے کو دور تک کندھا بھی دیا نیز جنازے کے ہمراہ مقبرہ بہشتی بھی تشریف لے گئے اور تدفین مکمل ہونے تک وہیں موجود رہے اور خاص اپنی نگرانی میں تدفین مکمل کرائی۔ سلسلہ احمدیہ کے لئے محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم کی نمایاں خدمات کے پیش نظر آپکو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ نعش کو لحد میں اتارنے میں حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کے افراد کے علاوہ خود حضرت میاں صاحب مدظلہ نے بھی حصہ لیا۔ قبر تیار ہونے پر آپ ہی نے دعا کرائی۔

ادارہ الفضل محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب کی وفات پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ، محترم چوہدری اسداللہ خان صاحب اور دیگر افراد خاندان حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا کرے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ایک اہم اسلامی عبادت — حج (بقیہ صفحہ ۵)

چاہا تھا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تینوں دفعہ اسے کنکریاں ماری تھیں اور جوش ایمان سے اسے پرے ہٹا دیا تھا۔ حج کے دوران حاجیوں کا تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا اس ابراہیمی جذبہ کی یادگار ہے۔

اس کے بعد قربانی کی توفیق ہو تو قربانی کرے۔ قربانی سے فارغ ہو کر حجامت بنوالے احرام کھول دے۔ اس کے بعد سب پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ وہ مکہ واپس آئے۔ اور وہاں بیت اللہ کا طواف کرے۔ اگر طواف قدوم کا موقع میسر نہ آیا ہو تو صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی کرے۔ طواف زیارت سے فارغ ہو کر چاہ زمزم سے پانی پینا مسنون ہے۔ یہ طواف منیٰ کے مقام پر قیام کے دوران میں ہو جانا چاہیئے۔ اور اس کے بعد منیٰ کی طرف واپس چلے جانا چاہیئے۔ تا باقی دو دن "رمی جمار" کی جاسکے۔ دوسرے دن کنکریاں مارنے کے بعد حاجی چاہیئے۔ تو واپس آجائے۔ ورنہ بہتر یہی ہے کہ تیسرا دن بھی وہاں قیام کرے اور "رمی جمار" کی جائے۔ تیرھویں ذوالحجہ کو حاجی مکہ آئے۔ اور بیت اللہ کا طواف کرے۔ اہل مکہ کے لئے یہ طواف ضروری نہیں خاص حالات میں عورتوں کو بھی معاف ہے۔ اس طواف کے بعد حاجی چاہے تو واپس آجائے۔ چاہے زیارت نبوی کیلئے مدینہ منورہ چلا جائے۔ اس طواف کو طواف وداع بھی کہتے ہیں۔